بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ، انچارج شعبہ تصنیف۔ مدیر: نعیم احمد نیرّ ﴿مسیح موعودؑ نمبر﴾۔ کمپوزنگ: کاشف محمود۔ پروف ریڈنگ: م شاہین

جلد نمبر 16 شمارہ نمبر 3 ماہ امان، 1390 ہجری شمسی بمطابق مارچ 2011ء

قرآن کریم

ترجمہ۔

’’وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔

اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی (وہ اِسے بھیجے گا) جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔‘‘

(سورۃ الجمعۃ، آیت ۳، ۴ . ۵ از تفسیر صغیر صفحہ نمبر . 745، پبلشر۔ اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ)

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت و آخَرِینَ ...... پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ’’کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے‘‘۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے (یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعۃ و مسلم، بحوالہ حدیقۃ الصالحین, حدیث نمبر 950 ص 769، 770)

23 مارچ یوم تاسیس، جماعت احمدیہ کی بنیاد، بیعت اولیٰ، و شرائط بیعت

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے دعاوی، جماعت کو نصائح

جو موعود آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’مَیں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دُوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ وہ فَعَّال’‘ لِّمَا یُرِیۡد (ھود: ۱۰۸) ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر دے دی ہے اور میں نے اپنا پیام پہنچا دیا ہے۔ اب اس کو سُننا نہ سُننا تُمہارے اختیار میں ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وُہ مَیں ہی ہوں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم، ص۵۶۲)

’’مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔ جس کے کان سننے کے ہوں سُنے۔ یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے اور لوگوں کی نظر میں عجیب‘‘۔

(روحانی خزائن جلد تین، ص۱۰ احاشیہ، کتاب فتح اسلام)

میں رسول اور نبی ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ نبوّت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

’’آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے‘‘۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی، ص ۶۵، مطبوعہ ۱۹۰۷، بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳، ص ۱۰)

’’سچّا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا‘‘۔

(دافع البلاء، ص ۱۱ مطبوعہ ۱۹۰۲، بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳، ص ۱۰)

’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں‘‘۔

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳، ص ۱۱)

’’خدا کا فرمودا کبھی خطا نہیں گیا اور نہ جائے گا۔ وہ فرماتا ہے: کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ (المجادلۃ ۲۲) یعنی خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنّت قرار دیدیا ہے کہ وہ اور اُسکے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ میں اُس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں‘‘۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸، ص ۳۸۰، ۳۸۱)

’’اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے۔ اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوّت کا کامل انعکاس ہے‘‘۔ (روحانی خزائن جلد ۱۸، ص ۳۸۱ حاشیہ)

’’اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے‘‘۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی، ص ۶۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳، ص ۱۴)

بیعت کے لئے حکم الٰہی

۱۸۸۸ء کی پہلی سہ ماہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ یہ ربانی حکم جن الفاظ میں پہنچا وہ یہ تھے۔ اِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ وَاصۡنَعِ الۡفُلۡکَ بِاَعۡیُنِنَا وَ وَحۡیِنَا. اَلَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ. یَدُاللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ‘‘۔ یعنی جب تو عزم کرلے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت (نظام جماعت کی) کشتی تیار کر۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔

بیعت کا اعلان۔

حضرت اقدس کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو جائیں۔ اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جنکی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کا انتظار رہا کہ جو مخلصوں اور منافقوں میں امتیاز کر دکھلائے۔ سو اللہ جل شانہ نے اپنی کمال حکمت و رحمت سے وہ تقریب اسی سال نومبر ۱۸۸۸ء میں بشیر اول کی وفات سے پیدا کر دی۔ ملک میں آپ کے خلاف ایک شور مخالفت برپا ہوا اور خام خیال بدظن ہو کر الگ ہو گئے لہٰذا آپ کی نگاہ میں یہی موقعہ اس بابرکت سلسلے کی ابتداء کے لئے موزوں قرار پایا اور آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے بیعت عام کا اعلان فرمادیا۔

اشتہار ’’تکمیل تبلیغ و گزارش ضروری‘‘

اس اعلان کے ساتھ جو بیعت سے متعلق پہلا اعلان تھا حضورؑ نے بیعت کے لئے معین رنگ میں کوئی خاص شرائط نہیں تحریر کئے تھے.......

آپ نے ’’تکمیل تبلیغ‘‘ کا اشتہار تحریر فرمایا۔ اور اس میں بیعت کی وہ دس شرطیں تجویز فرمائیں جو جماعت میں داخلہ کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

دس شرائط بیعت

یہ دس شرائط بیعت حضرت اقدسؑ کے الفاظ میں یہ ہیں۔

’’اوّل:۔ بیعت کنندہ سچے دل سے

باقی ص ۳ پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمائی ہوئی اصلاحات

خلاصہ تقریر مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء

تلخیص، مرزا عبدالحق

آخری زمانہ میں غلبہ اسلام و اصلاحِ اُمت کا تعلق امام مہدیؑ سے ہے جن کے ظہور کی خبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دی تھی۔ موضوع ہٰذا پر مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ نے روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ کی فرمائی ہوئی اصلاحات کا ذکر کیا اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے آخری زمانہ کی خرابیوں کو بیان کرتے ہوئے جس مصلح کی آمد کی پیشگوئی فرمائی تھی اسے حکَم وعدَل قرار دیا تھا۔ مزید یہ کہ وہ مصلح مروّجہ غلطیوں کی اصلاح کریگا۔ اس لحاظ سے احمدیت کسی نئے مذہب کا نام نہیں، نہ ہی بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ کوئی نئی شریعت لائے ہیں بلکہ آپؑ کا یہ دعویٰ تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپؑ کو مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح کیلئے مامور فرمایا ہے۔ محترم مربی صاحب نے ان اصلاحات سے متعارف کرواتے ہوئے کہا!

ا۔ مذہب میں سب سے بڑی ہستی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس کے بارے میں عام کہا جاتا ہے کہ اب وہ بولتا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا! خدا کی ہستی ایک زندہ حقیقت ہے وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور سچے ایمان والوں کو وحی و الہام کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام کے صحابی حضرت الیاس خان صاحبؓ نے فرمایا ”خدا کی ذات کی قسم کہ مرزا غلام احمد قادیانیؑ کا خدا مجھ سے بھی کلام کرتا ہے“۔

۲۔ **ملائکہ** کے بارے میں آپ علیہ السلام نے ان کی ضرورت، ماہیت اور ان کے کام پر مدلّل بحثوں سے مروّجہ غلط فہمیوں کی اصلاح فرمائی ۔ اور اس نکتہ کی وضاحت کی کہ ملائکہ کی ضرورت اللہ تعالیٰ کو نہیں بلکہ ان کی پیدائش مخلوق کی ضرورت کیلئے ہے۔

۳۔ **انبیاء** کے متعلق غلط فہمیوں کا آپ نے ازالہ فرمایا ،عصمتِ انبیاء کو قائم فرمایا، انبیا پر لگنے والے الزامات کو دور فرمایا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق غلط فہمی کہ صرف وہی روح اللہ وکلمۃ اللہ تھے، صرف وہی مسّ شیطان سے پاک تھے، انہوں نے مردے زندہ کئے اور واقعہ صلیب اور ان کے دوبارہ آنے کے متعلق یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے عقیدہ کی اِصلاح فرمائی۔ ختم نبوت کی عظیم الشان تشریح فرمائی کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کا فیض رہتی دنیا تک جاری رہیگا۔

۴۔ **نفوس کی اصلاح**۔ آپ کی قوۃ قدسیہ سے جماعت احمدیہ کے افراد اپنے زندہ خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیکیوں سے محبت اور بدیوں سے نفرت کی جاتی ہے۔ ہندوستان کے مشہور عالم مولوی حسن علی صاحب سے کسی نے پوچھا مرزا صاحب کی بیعت سے کیا ملا؟ آپ نے فرمایا ”مردہ تھا زندہ ہو چلا ہوں، قرآن اور حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی عظمت جو میرے دل میں اب ہے وہ پہلے نہ تھی“ اسی طرح ایک بار حضرت مولوی نورالدینؓ سے تحصیل دار نے پوچھا مرزا صاحب کی بیعت سے کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا ”ایک فائدہ یہ ہوا کہ پہلے مجھے نبی کریمؐ کی زیارت بذریعہ خواب ہوا کرتی تھی اب بیداری میں بھی ہوتی ہے“۔

۵۔ **عبادات میں اصلاح**: بعض کا یہ خیال بن گیا تھا کہ عبادت دل سے تعلق رکھتی ہے، جسم سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ”عبادت کا تعلق روح سے ہے اور روح کا جسم سے۔ اگر جسم کو عبادت میں نہ لگائیں تو قلبی خشوع نہ پیدا ہوگا۔ اپنی زبان میں دعا کرو تا کہ جوش پیدا ہو اور خدا کے حضور پورے صدق سے دعا کرو وہ تم پر رحم فرمائیگا“۔

۶۔ **فقہ کی اصلاح**۔ فقہ میں سخت خرابیاں پیدا ہو گئیں تھیں اور بہت اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ آپؑ نے اس کی اصلاح فرمائی اور ایک زرّیں اصول بیان فرمایا کہ شریعت کی بنیاد قرآن، سنت رسول، احادیث جو دونوں کے خلاف نہ ہو، تفقّہ فی الدّین اور اختلاف طبائع و حالات پر ہے اور جھگڑوں سے منع فرمایا۔

۷۔ **عورتوں کے حقوق واحترام کا قیام** فرمایا جو ورثہ کی عدم ادائیگی، پردہ میں سختی، نکاح میں عدم اختیار اور علم سے محرومی کے متعلق تھے۔ احمدی عورتیں آج لجنہ اماء اللہ کی صورت میں کھوئی ہوئی عظمت کو قائم کرنے والی ہیں۔ یورپ میں ابتدائی مساجد کی تعمیر کا سہرا اِن کے سر ہے۔

۸۔ **قرآن کریم کے متعلق غلط فہمیوں کی اصلاح**۔ فرمایا قرآن مکمل کتاب ہے۔ اس کی آیات میں نہ ناسخ ہے نہ منسوخ۔ قرآن تمام علوم کا سرچشمہ ہے ۔انسان کی اخلاقی، جسمانی اور روحانی حالتوں کے امور کا حل قرآن میں ہے۔

۹۔ **جہادِ کے غلط تصور کی اصلاح**۔ دین کو جبر سے پھیلانے کو باطل قرار دیا۔ نبی کریم نے صرف دفاع میں تلوار اُٹھائی جب آپ پر جنگ مسلط کی گئی۔ فرمایا اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔ مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور خونی مہدی کے تصوّر کی بیخ کنی کی۔

۱۰۔ **علاوہ ازیں** آپؑ نے شریعت کی عظمت، نیکی اور بدی کی تعریف، جنت و دوزخ کی حقیقت، مسئلہ تقدیر، خلافت راشدہ پر مسلمانوں کے باہمی اختلاف، دجّال کی حقیقت، حیات و وفات مسیح کا مسئلہ اور آمد امام مہدی کے متعلق سیر حاصل بحث کر کے دلائل کے ساتھ غلط عقائد کی اصلاح کیلئے مجموعی طور پر یکصد کے قریب کتب تالیف فرمائی ہیں۔

آج آپ علیہ السلام کی جماعت خلافت کے بابرکت نظام کے تحت اصلاحِ عالم، خدمتِ انسانیت اور اشاعتِ اسلام کے لئے ساری دنیا میں عظیم جانی و مالی قربانیوں کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔

☆ ☆ ☆

عُدو جب بڑھ گیا شور وفُغاں میں

بہار آئی ہے اِس وقتِ خزاں میں — لگے ہیں پُھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اس دِلستاں میں — ہُوئے بدنام ہم اُس سے جہاں میں
عُدو جب بڑھ گیا شورو فُغاں میں — نِہاں ہم ہو گئے یارِ نِہاں میں

ہُوا مُجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

کروں کیونکر ادا مَیں شُکرِ باری — فدا ہو اُس کی رہ میں عُمر ساری
مرے سَر پر ہے مِنّت اس کی بھاری — چلی اُس ہاتھ سے کشتی ہماری

مری بگڑی ہوئی اُس نے بنادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تُجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے — کہ تُو نے کام سب میرے سنوارے
ترے اِحساں مرے سَر پر ہیں بھارے — چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے
گڑھے میں تُو نے سب دُشمن اُتارے — ہمارے کر دِیئے اُونچے منارے
مقابل پر مرے یہ لوگ ہارے — کہاں مرتے تھے پر تُو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے اُن کے شرارے — نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے

اُنہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر — مِری جاں تیرے فضلوں کی پنہ گیر
حریفوں کو لگے ہر سَمت سے تِیر — گرفتار آگئے جیسے کہ نخچیر
ہوا آخر وُہی جو تیری تقدیر — بھلا چلتی ہے تیرے آگے تدبیر

خُدا نے اُن کی عظمت سب اُڑا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مری اُس نے ہر اِک عِزّت بنا دی — مخالِف کی ہر اک شیخی مٹا دی
مُجھے ہر قسم سے اُس نے عطا دی — سعادت دی ، اِرادت دی، وفا دی
ہر اک آزار سے مُجھ کو شِفا دی — مَرض گھٹتا گیا جُوں جُوں دوا دی
محبت غیر کی دِل سے ہٹا دی — خدا جانے کہ دل کو کیا سُنا دی

دوا دی اور غِذا دی اور قَبا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مُجھے کب خواب میں بھی تھی یہ اُمید — کہ ہو گا میرے پر یہ فضلِ جاوید
مِلی یُوسفؑ کی عزت لیک بے قید — نہ ہو تیرے کرم سے کوئی نَومید

مُراد آئی۔ گئی سب نامُرادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(دُرِثمین، ص ۵۸ تا ۶۱، بشیر احمد، شریف احمد اور مبارکہ کی آمین سے اخذ کردہ)

بقیہ۔ اشتہار بیعت

عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:۔ یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوّت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو‘‘۔

حضرت اقدسؑ نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں۔

لدھیانہ میں ورود

اس اشتہار کے بعد حضرت اقدسؑ قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے۔ اور حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان واقع محلّہ جدید میں فروکش ہوئے۔ یہاں سے آپ نے ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ’’یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت اور عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں......بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرع فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکھٹے ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوئے............خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائیگا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو نما دے گا۔ یہانتک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی اُس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے‘‘۔

اسی اشتہار میں آپ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے اصحاب ۲۰ مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو محلّہ جدید میں بیعت اولیٰ کا آغاز

حضرت اقدسؑ کے اشتہار پر جموں، خوست بھیرہ، سیالکوٹ، گورداسپور، گوجرانوالہ، جالندھر، پٹیالہ، مالیر کوٹلہ، انبالہ، کپورتھلہ، اور میرٹھ وغیرہ اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔ بیعت اولیٰ کا آغاز لدھیانہ میں حضرت منشی عبداللہ سنوریؓ کی روایات کے مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت صوفی احمد جانؓ کے مکان واقع محلّہ جدید میں ہوا۔ وہیں بیعت کے تاریخی ریکارڈ کے لئے ایک رجسٹر تیار ہوا۔ جس کی پیشانی پر یہ لکھا گیا **’’بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت‘‘** رجسٹر میں ایک نقشہ تھا جس میں نام، ولدیت اور سکونت درج کی جاتی تھی۔ حضرت اقدسؑ بیعت لینے کے لئے مکان کی ایک کچی کوٹھری میں (جو بعد کو دارالبیعت کے مقدس نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے اور دروازے پر حافظ حامد علی صاحبؓ کو مقرر کر دیا اور انہیں ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ حضرت اقدس نے مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی۔ ان دنوں بیعت کے الفاظ یہ تھے۔ ’’آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی۔ اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی۔ اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِن کُلِّ ذَنبٍ وَ اَتُوبُ اِلَیہ اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ۔ رَبِّ اِنِّی ظَلَمتُ نَفسِی وَاعتَرَفتُ بِذَنبِی فَاغفِرلِی ذُنُوبِی فَاِنَّہٗ لَا یَغفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنتَ‘‘۔

حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے بعد میر عباس علی صاحب۔ شیخ محمد حسین صاحب خوشنویس مرادآبادی نیز چوتھے نمبر پر مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ اور پانچویں نمبر پر مولوی عبداللہ صاحب ساکن تنگی علاقہ چارسدہ (صوبہ سرحد) نے بیعت کی۔ ان کے بعد غالباً منشی اللہ بخش صاحب لدھیانہ کا نام لے کر بلایا اور پھر شیخ حامد علی صاحب سے کہہ دیا کہ خود ہی ایک ایک آدمی کو بھیجتے جاؤ۔ اس کے بعد آٹھویں نمبر پر قاضی خواجہ علی صاحبؓ نویں نمبر پر میر عنایت علی صاحبؓ اور دسویں نمبر پر چوہدری رستم علی صاحبؓ اور پھر (معاً بعد یا کچھ وقفے کے ساتھ) منشی اروڑا خان صاحبؓ نے بیعت کی۔ ستائیسویں نمبر پر رحیم بخش صاحب سنوری کی بیعت ہوئی۔ اس طرح پہلے دن باری باری چالیس افراد نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا بیان ہے کہ ’’سبز کاغذ پر جب اشتہار حضورؑ نے جاری کیا تو میرے پاس بھی چھ سات اشتہار حضورؑ نے بھیجے۔ منشی اروڑا صاحبؓ فوراً لدھیانہ کو روانہ ہو گئے دوسرے دن محمد خان صاحبؓ اور میں گئے اور بیعت کر لی۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب تیسرے دن پہنچے کیونکہ انہوں نے استخارہ کیا اور آواز آئی ’’عبدالرحمٰن آجا‘‘۔ ہم سے پہلے اس دن آٹھ نو کس بیعت کر چکے تھے۔ بیعت حضورؑ اکیلے اکیلے کو بٹھا کر لیتے تھے۔ اشتہار پہنچنے سے دوسرے دن چل کر تیسرے دن صبح ہم نے بیعت کی۔ پہلے منشی اروڑا صاحبؓ نے پھر میں نے۔ میں جب بیعت کرنے لگا تو حضورؑ نے فرمایا کہ آپ کے رفیق کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی منشی اروڑا صاحب نے تو بیعت کر لی ہے اور محمد خان صاحب نہا رہے ہیں کہ نہا کر بیعت کریں۔ چنانچہ محمد خان صاحب نے بیعت کر لی۔ اس کے ایک دن بعد منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ نے بیعت کی۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب، منشی اروڑا صاحب اور محمد خان صاحبؓ تو بیعت کر کے واپس آ گئے کیونکہ یہ تینوں ملازم تھے۔ میں پندرہ بیس روز لدھیانہ ٹھہرا رہا۔ اور بہت سے لوگ بیعت کرتے رہے۔ حضورؑ تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی۔۔ اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے۔ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی، شیخ یعقوب علی صاحبؓ تراب اور مولانا عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی اس دن لدھیانہ میں موجود تھے مگر پہلی بیعت میں شامل نہ ہو سکے۔ پیر سراج الحق صاحبؓ کا منشاء قادیان کی مسجد مبارک میں بیعت کرنے کا تھا جسے حضرت اقدسؑ نے منظور فرما لیا اور ۲۳ دسمبر ۱۸۸۹ء کو بیعت لی۔ باقی حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ تراب نے انہیں ایام میں بیعت کر لی تھی۔ حضرت اقدسؑ نے مولانا نورالدین صاحبؓ کو بلایا اور ان کے ہاتھ میں مولانا عبدالکریم صاحبؓ کا ہاتھ رکھا اور ان ہر دو کو اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر مولانا عبدالکریمؓ صاحب سے بیعت کے الفاظ کہلوائے۔ ان ایام میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نیچری خیالات رکھتے تھے۔ لیکن چونکہ وہ بچپن ہی سے حضرت مولانا نورالدینؓ سے راہ و رسم رکھتے تھے اس لئے انہوں

باقی ص۴ پر

Vol. 16 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 3
,Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, , Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:032121357349, Email: akhbar3@yahoo.com

نے محض آپ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے بیعت کرلی۔ بیعت کے بعد اتنا زبردست تغیر ہوا کہ خود ہی فرمایا کرتے تھے ’’میں نے قرآن بھی پڑھا تھا، مولانا نورالدینؓ کے طفیل سے حدیث کا شوق بھی ہوگیا تھا۔ گھر میں صوفیوں کی کتابیں بھی پڑھ لیا کرتا تھا۔ مگر ایمان میں وہ روشنی، وہ نورمعرفت میں ترقی نہ تھی جواب ہے۔ اس لئے میں اپنے دوستوں کو اپنے تجربے کی بناء پر کہتا ہوں کہ یادرکھو اس خلیفہ اللہ کے دیکھنے کے بدوں صحابہؓ کا سا ایمان نہیں مل سکتا۔ اس کے پاس رہنے سے تمھیں معلوم ہوگا کہ وہ کیسے موقع موقع پر خدا کی وحی سناتا ہے اور وہ پوری ہوتی ہے تو روح میں ایک محبت اور اخلاص کا چشمہ پھوٹ پڑتا ہے۔ جو ایمان کے پودے کی آبپاشی کرتا ہے‘‘۔

عورتوں کی بیعت

مردوں کی بیعت کے بعد حضرتؑ گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی اہلیہ محترمہ حضرت صغریٰ بیگم نے بیعت کی۔ حضرت ام المومنین ابتداء ہی سے آپ کے سب ہی دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور شروع ہی سے اپنے آپ کو بیعت میں سمجھتی تھیں اس لئے آپ نے الگ بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی۔

بیعت کے بعد اجتماعی کھانا اور نماز

میاں رحیم بخش صاحب سنوریؓ کا بیان ہے کہ ’’بیعت کے بعد کھانا تیار ہوا تو حضورؑ نے فرمایا۔ اس مکان میں کھانا کھلاؤ کیونکہ وہ مکان لمبا تھا۔ غرض دسترخوان بچھ گیا اور سب دوستوں کو وہیں کھانا کھلایا گیا......‘‘۔

دوسرے ایام میں بیعت

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام لدھیانہ میں ۱۸ اپریل ۱۸۸۹ء تک مقیم رہے۔ ابتداءً محلّہ جدید میں پھر محلّہ ’’اقبال گنج‘‘ میں تاہم بیعت کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ پہلے بیعت اکیلے اکیلے ہوتی رہی پھر خطوط کے ذریعہ سے پھر مجمع عام میں۔

بیعت کے بعد نصائح۔

حضرت اقدس کا اکثر یہ دستور تھا کہ بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے تھے۔ چند نصائح بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

’’اس جماعت میں داخل ہوکر اول زندگی میں تغیر کرنا چاہیے۔ کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔‘‘

’’ہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خدا کی ہستی سے انکار۔ رعایت اسباب اس حد تک کرنی چاہیئے کہ شرک لازم نہ آئے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ ’’دست درکار دل بایار‘‘ والی بات ہونی چاہیئے‘‘۔

’’دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے۔ کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کردے۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار رہو‘‘۔

’’فتنہ کی کوئی بات نہ کرو، شر نہ پھیلاؤ، گالی پر صبر کرو، کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کرکے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہیئے کہ پورے دل پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے‘‘۔

بعض لوگ بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کرتے تھے کہ حضور کسی وظیفہ وغیرہ کا ارشاد فرمائیں۔ اس کا جواب اکثر یہ دیا کرتے تھے کہ نماز سنوار کر پڑھا کریں اور نماز میں اپنی زبان میں دعا کیا کریں۔ اور قُرآن شریف بہت پڑھا کریں۔ آپ وظائف کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ استغفار کیا کریں۔ سورت فاتحہ پڑھا کریں۔ درود شریف لاحول اور سبحان اللہ پر مداومت کریں۔ اور فرماتے تھے کہ بس ہمارے وظائف تو یہی ہیں۔

(اخذ کردہ ’’تاریخ احمدیت‘‘ جلد اوّل مؤلّفہ دوست محمد شاہد، صفحہ۔۳۳۵ تا ۳۷۵)

سلسلہ کا منہاجِ نبوّت پر ہونا

فرمایا کہ: ہمارا سلسلہ منہاجِ نبوّت پر ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہود اور نصاریٰ سے مقابلہ کرنا پڑا اسی طرح ہم کو بھی ان یہود صفت مُسلمانوں اور نصاریٰ سے مقابلہ کرنا پڑا۔ کیا یہ مولوی ہم کو رطب و یابس اور ضعیف حدیثوں اور قولوں سے جیتنا چاہتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان تمام تورات اور انجیل کی آیات کو محرّف قرار دیا جو آپؐ کے حکم ہونے کی معارض تھیں یا ان کے ایسے معنے کئے جو آپؐ کے سلسلہ اسلام کے موافق ثابت ہوں اور ان آیات کے معنے خدا داد فراست اور الہام سے کئے اور اہل کتاب کے غلط معنوں کو ردّ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ساری موجودہ تورات اور انجیل کو صحیح قبول نہ کیا۔ بلکہ کئی ایک آیات کو محرّف اور کئی ایک کے معنے صحیح طور سے بذریعہ الہام کئے۔ اسی طرح ہمارا سلسلہ ہے۔ ہم بطور حکم کے آئے ہیں۔ کیا حکم کو یہ لازم ہے کہ کسی خاص فرقہ کا مُرید بن جاوے؟ بہتّر فرقوں میں سے کس کی حدیثوں کو مانے؟ حکم تو بعض احادیث کو مردُود اور متروک قرار دے گا اور بعض کو صحیح۔ (ملفوظات جلد چہارم، ص۴۶۲)

پیشگوئیاں والہامات

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

’’جن پیشگوئیوں کی سچّائی پر میری سچّائی کا حصر ہے وہ یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تُو مغلوب ہوکر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہوکر پھر آخر غالب ہو جائے گا اور انجام تیرے لئے ہوگا۔ اور ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اتارلیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت تیری کمالیت پھیلاوے خدا تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا اور تیرے سایہ کو لمبا کردے گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا ۔عنقریب اسے ایک ملک عظیم دیا جائے گا (یعنی اُسکو قبولیت بخشی جائے گی اور خلق کثیر کے دل اس کی طرف مائل کئے جائیں گے....) اور خزائن اُس پر کھولے جائیں گے (یعنی خزائن معارف وحقائق کھولے جائیں گے کیونکہ آسمانی مال جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کو ملتا ہے جس کو وہ دنیا میں تقسیم کرتے ہیں۔ دنیا کا درہم و دینار نہیں بلکہ حکمت و معرفت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ہے کہ **یــوتــی الــحکمة من یشآء و من یُوت الحکمة فقداوتی خیراً کثیراً** (بقرہ ۲۷۰)۔ خیر مال کو کہتے ہیں۔ سو پاک مال حکمت ہی ہے جس کی طرف حدیث نبوی میں بھی اشارہ ہے کہ **انما انا قاسم و اللہ هو المعطی**۔ یہی مال ہے جو مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے) یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ ہم عنقریب تم میں ہی اور تمہارے اردگرد نشان دکھلاویں گے حجت قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیرلیں گے اگرچہ لوگ تجھے چھوڑ دیں گے پر میں نہیں چھوڑونگا اور اگر لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا اے ابرہیم تجھ پر سلام ہم نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چن لیا۔ خدا تیرے سب کام درست کردے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔ خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے۔ جب تک وہ خبیث کو طیّب سے جدا نہ کرے۔ وہ تیرے مجد کو زیادہ کرے گا اور تیری ذریّت کو بڑھائے گا اور من بعد تیرے خاندان کا تجھ سے ہی ابتداء قرار دیا جائیگا میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ جعلناک المسیح ابن مریم (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔ یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سُنا۔ سو تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں خدا بہتر جانتا ہے۔ تم ظاہر لفظ اور الہام پر قانع ہو اور اصل حقیقت تم پر مکشوف نہیں۔ جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمت الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرار ملکوتی سے حصّہ ہے۔ ایک اولوالعزم پیدا ہو گا۔ وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعُلاء کانّ اللہ نزل من السماء‘‘۔

(روحانی خزائن جلد۳، ص۴۴۲،۴۴۳)

جماعت کو نصائح

حضورؑ اپنی کتاب کشتی نوح میں جماعت کو نصائح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

’’اِن سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اِس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔‘‘.....

’’جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔‘‘.....

’’ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز، اور ان کا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔‘‘.....

’’سوتم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بد خیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی، سب چھوڑ دو‘‘۔

(کشتی نوح صفحہ 19,18 45 کمپیوٹرائیزڈ ایڈیشن-2008)